REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۵   شمارہ ۴۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:۔ جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۲؍ ذی الحجہ ۱۳۹۶ ہجری   ۲۵؍ نبوت ۱۳۵۵ ہش   ۲۵؍ نومبر ۱۹۷۶ ء

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

اس مرتبہ بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں کو تبدیل کرنا پڑا ہے۔ قبل ازیں ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۷۶ء کی تاریخیں قادیان کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ لیکن چونکہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲؍ دسمبر مقرر کر دی ہیں اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایماء گرامی کے پیش نظر جلسہ سالانہ قادیان کے لئے نئی تاریخیں **۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸؍ دسمبر ۱۹۷۶ء** بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل۔ مقرر کی جاتی ہیں۔ تمام افراد جماعت کو ان نئی تاریخوں کی اطلاع دے دی جائے — اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ بھائیوں، بہنوں، بچوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس مبارک سفر پر آنے والوں کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر رہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

”حقیقی مسجد ایک نشان اور علامت کی حیثیت رکھتی ہے اور ایک نہایت اہم اور عظیم الشان پیغام کی حامل ہوتی ہے“

”وہ پیغام یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور وہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے اُس کے افضال و انعامات کے مورد بن سکتے ہیں“

”خدا تعالیٰ ہمیں ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مسجد کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے“

سویڈن کی سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ

گوٹن برگ (سویڈن) — الحمدللہ ثم الحمدللہ وہ روز سعید جس کے انتظار میں سویڈن ہی نہیں دنیا بھر کے احمدی حمد اور شکر اور عزم کے جذبات سے لبریز ہو کر گن گن کر دن گزار رہے تھے بالآخر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں ۲۰؍ اگست ۱۹۷۶ء کو طلوع ہوا اور ان کے دلوں کو روحانی مسرتوں اور شادمانیوں سے معمور کرنے کا موجب بنا۔ اس مبارک دن کی مبارک ساعتوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد یعنی ”**مسجد ناصر**“ کا گوٹن برگ میں افتتاح فرمایا۔

اگرچہ حضور نے اس خانہ خدا کا افتتاح اس میں جمعہ کی نماز پڑھا کر کرنا تھا لیکن احباب صبح ہی سے وہاں پہنچنے شروع ہو گئے تھے اور وہ اس پورے علاقہ کی آرائش میں مصروف تھے۔ یورپ کے مختلف ملکوں کے بعض احباب تو کئی دن پہلے ہی گوٹن برگ پہنچ گئے تھے تاکہ افتتاح کی تیاریوں میں گوٹن برگ کے احباب کا ہاتھ بٹا سکیں اور اس طرح عنداللہ مستحق ثواب ٹھہر سکیں۔ ۲۰؍ اگست کی صبح سے تو احباب نے مختلف ملکوں سے قافلہ در قافلہ آنا شروع کر دیا۔ احباب طیاروں، بحری جہازوں، ریل گاڑیوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ برابر پہنچ رہے تھے۔ وہ گوٹن برگ پہنچتے ہی سیدھے مسجد کا رخ کرتے اور مسجد کے احاطہ کو سنوارنے اور ممکن حد تک سجانے میں مصروف ہو جاتے۔

پریس کانفرنس ختم ہوتے ہی نماز جمعہ کی تیاری شروع ہو گئی۔ لوگ مقررہ جگہوں پر وضو کر کے مسجد میں آ کر بیٹھنے شروع ہو گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد، ریسپشن ہال، مشن ہاؤس کا کانفرنس روم اور باہر گھاس کے قطعات (عدھوں) میں بیٹھے ہوئے پُرشوق نمازیوں سے پُر ہو گئے۔ اس تاریخی موقع پر اذان دینے کے لئے حضور ایدہ اللہ نے گوٹن برگ کے سب سے پہلے یوگو سلاوین احمدی مکرم شعیب موسیٰ صاحب کو مقرر فرمایا تھا چنانچہ سوا بارہ بجے انہوں نے نماز جمعہ کی اذان دی۔ اس طرح گوٹن برگ کی مسجد میں ادا کی جانے والی سب سے پہلی نماز سے قبل اذان دینے کی غیر معمولی سعادت ان کے حصہ میں آئی۔

ساڑھے بارہ بجے حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مشن ہاؤس سے مسجد میں تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم شعیب موسیٰ صاحب نے دوسری اذان دی۔ بارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور نے انگریزی میں ایک پُرمعارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

— ⁂ —

خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا یہ ہماری زندگی کا نہایت خوشکن اور پُرمسرت موقع ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اللہ کے نام کی عظمت بلند کرنے کی غرض سے سویڈن میں پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تاکہ ہم یہاں سے یہ اعلان کر سکیں کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا مسجد خدا کا گھر ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ اس کی ملکیت بجز اس کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ ہم (جنہیں خدا تعالیٰ نے یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے) اس مسجد کے صرف کسٹوڈین یعنی اس کی حفاظت کے ذمہ دار اور اس کے نگران ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مسجد خدا کا گھر ہے اور وہی اس کا مالک ہے، اس کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے۔ اسی لئے تمام موحدین ہماری تعمیر کردہ دوسری مساجد کی طرح اس مسجد میں اگر چاہیں تو اپنے طریق کے مطابق خدائے واحد کی عبادت کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے اس کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔

(آگے صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

جلسہ سالانہ قادیان
۲۶ اتوار   ۲۷ سوموار   ۲۸ منگل
فتح ۱۳۵۵ ہش
دسمبر ۱۹۷۶ء

امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸؍ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۵ نبوت ۱۳۵۵ ہش

عورتوں کے حقوق اور اسلام

ہمارا یہ زمانہ آزادی کا زمانہ ہے۔ اس میں ہر طبقہ اپنے اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۷۵ء کو عورتوں کا سال قرار دیئے جانے کے بعد سے دنیا میں عورتوں کو اُن کے واجبی حقوق دلائے جانے کی آواز دُنیا کے ہر کونہ سے اُٹھ رہی ہے اور اس موضوع پر بیسیوں سیمینار ہو چکے ہیں اور سینکڑوں اور ہزاروں مضامین اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے ہیں اور ہوتے ہی چلے جائیں گے ـــــــ بحث و تمحیص کے اس عالمگیر ماحول میں عورتوں کو اُن کی مرضی کے مطابق حقوق دلائے جانے کے لئے ایسے طبقہ کی طرف سے بھی آوازیں سنائی دیتی ہیں، جو اپنے آپ کو دینِ اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔ دراں حالیکہ دینِ اسلام ہی ہے جس نے عورت کے حقوق کا آج نہیں ۱۴۰۰ سال پہلے اس طور پر تحفظ کیا جس کی نظیر نہ تو کسی گزشتہ زمانہ میں ملتی ہے اور نہ ہی اس زمانہ کے دعویدارانِ قانون پیش کر سکتے ہیں ـــــــ!

عورتوں کے حقوق اور اسلام ایک نہایت وسیع و عریض مضمون ہے، جس کے بیان میں ایک دفتر درکار ہے۔ ان کالموں میں اس کی نہ ہی گنجائش ہے اور نہ ہی اس وقت ہم اس موضوع پر بطور خاص بحث کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو اسلام کے معاشرتی قوانین اور تعلیمات کا مطالعہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ قرآن و سنّت نبوی اور احادیث مقدسہ میں بڑی ہی شرح و بسط کے ساتھ عورتوں کے حقوق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ البتہ واجبی حقوق کے ساتھ ساتھ اسلام نے عورتوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی بھی سیر حاصل نشان دہی کی ہے تا حقوق کے ساتھ فرائض کی ادائیگی کے نتیجہ میں جو صحیح معاشرتی توازن پیدا ہوتا ہے۔ وہ بہرحال برقرار رہے۔ یہی وہ بات ہے جس کی طرف حال ہی میں ہمارے اپنے ملک میں خصوصیت سے زور دیا جا رہا ہے کہ کسی بھی ملک کا اچھا شہری بننے کے لئے ہر باشندہ کو حقوق کے ساتھ اپنے ذمہ فرائض کی کماحقّہٗ ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

ہم نے ابھی واضح کیا ہے کہ اسلام نے جس جامعیت کے ساتھ عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا ہے وہ بے نظیر ہے اس پہلو سے کہ اس میں عورت کی خِلقت اور اس کے فطرتی رجحان کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ آج کے دَور میں آزادیٔ نسواں کا شور و غوغہ مچانے والے عورت کے خلقی اور فطرتی پہلو کو قطعی طور پر نظر انداز کرتے ہوئے افراط و تفریط کی راہ اختیار کرنے لگے ہیں۔ ایسا کرنے والے صنفِ نازک کو کچھ فائدہ پہنچانے کی بجائے اُسے اس کے اصل مقام اور مرتبہ سے گرانے والے بن رہے ہیں ـــــــ!!

بدرؔ کے اسی پرچہ میں دوسری جگہ اخبار الجمعیۃ دہلی کے حوالے سے ایک تفصیلی خبر منقولات کے تحت شائع کی جا رہی ہے۔ جس میں پاکستان کی حقوقِ نسوانی کمیٹی کی سفارشات پر پاکستان کے علماء اور دانشوروں کے خیالات کا ذکر آیا ہے۔ اس خبر کو غور سے مطالعہ کرنے پر سب سے پہلے جو بات افسوس کے ساتھ سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ تیس سال سے اہلِ مغرب سے سیاسی آزادی حاصل کر چکنے کے باوجود مشرقی دُنیا ذہنی طور پر اب بھی اُن کی ویسی ہی غلام ہے جیسا کہ ان کے زمانۂ تسلّط کے وقت بلکہ اگر زیادہ گہرائی سے دیکھا جائے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ سیاسی تسلّط کے زمانہ میں تو مغربی شاطروں نے اپنی سیاسی چالوں کے ذریعہ اہلِ مشرق کے جسموں کو غلام بنائے رکھا۔ لیکن اب جسموں کی جگہ اہلِ مشرق کے اذہان غلامی کی زنجیروں میں اس طور سے جکڑے ہوئے ہیں کہ ان سے آزاد ہو جانے کا احساس تو درکنار غلامی کی ان زنجیروں کو اپنے اوپر اور شدید کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مطبوعہ خبر کے مطابق پاکستانی حکومت کو خواتین کی نسبت بے توجہی اور ان کی استحصالی صورت حال تو بے قرار کرتی ہے لیکن اسلام کے نام پر قائم ہوئی مملکت کی نصف آبادی (یعنی طبقۂ نسواں) اسلام کی اس بنیادی تعلیم کو ذہن نشین کرنے یا اُسے کماحقّہٗ سمجھنے کے لئے تیار نہیں، جو اسلام نے خصوصیت کے ساتھ اس کے لئے دی ہے۔ اور بڑی ہی خوبی کے ساتھ اُس کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اور اُس کو ہر قسم کی استحصالی صورت حال سے محفوظ کر دیا ہے۔ افسوس یہ

اَخبارِ اَحمدیّہ

قادیان ۲۲ نبوت (نومبر) سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دفتر نظارت خدمت درویشان ربوہ کی طرف سے مؤرخہ ۱۱/۲۰ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ " حضور کی طبیعت بوجہ انفلوئنزا علیل ہے۔"

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

✦ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیّدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۲ نبوت (نومبر) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی آج صبح ۹ بجے بذریعہ کار پاسپورٹ پر ربوہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ باقی درویشان بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ✦ قادیان ۲۲ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ✧

طبقہ آج اسلام کی پناہ میں آنے کی بجائے مغربیت کے رنگ میں رنگین ہونے کو ہی سب کچھ سمجھنے لگا ہے ـــــــ!! اصل چیز تو مسلمانوں کو اسلام کا عامل اور اس کی جامع تعلیمات کا شیدائی بنانے کی ہے۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ آج کا مسلمان صرف نام کا مسلمان رہ گیا دینِ اسلام پر اس کے دل سے وہ یقین اور ایمان عنقاء ہو چکا ہے جو صدرِ اسلام کے پکّے اور سچے مسلمانوں کے دلوں میں موجود تھا۔ اسی لئے تو انہوں نے اسلام کی خاطر اپنے اموال و نفوس کو قربان کر دینا آسان جانا اور عقیدہ اسلام کو اپنے سینوں سے لگائے رکھا۔

حقوقِ نسواں کمیٹی کی سفارشات جس کی کسی قدر تفصیل آپ نے شائع شدہ خبر میں مطالعہ کی ہیں۔ انہیں بھی ایک معمّہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ کمیٹی کی سفارشات کو دیکھ کر پاکستانی علماء حضرات تو انہیں صریح طور پر غیر اسلامی قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ شائع شدہ خبر کے مطابق کمیٹی کے چیرمین جو خود بھی قانونی اور آئینی رو سے "پکے مسلمان" ہیں انہوں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ کمیٹی کی سفارشات میں کوئی غیر اسلامی بات ہے۔ اب ان میں سے کس کی بات مانی جائے اور کس کی بات ردّ کی جائے۔ یہی وہ پیچیدہ مسئلہ جس کا کوئی بھی سِرا مل نہیں رہا ہے۔ ایک طرف علماء حضرات ہیں جو اپنے تئیں اسلام کے ترجمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خصوصیت سے خواتین کے بارہ میں حکومت پاکستان کا دعویٰ ہے کہ ملک کی نصف آبادی کے اس طبقہ کو بے توجہی اور استحصالی صورت حال سے نجات دلائے۔ ان کے ملک میں خواتین کی جو حالت ہے وہ غیر مساوی ہونے کے سبب غیر اسلامی ہے۔ اور پاکستانی آئین میں جنس کی بنیاد پر کسی قسم کے امتیاز کی ممانعت کی گئی ہے۔"

عین ممکن ہے کہ اسی ایشوع پر علماء اور حکومت کا ٹکراؤ ہو جائے اور اس صورت میں بھی ایک ایسی بین بین صورت نکال لی جائے جسے "قانونی تقاضے" کا نام دیتے ہوئے "اسلامی" قرار دے دیا جائے خواہ سیدھے طور پر وہ کیسی ہی غیر اسلامی کیوں نہ ہو۔ بالکل اسی رنگ میں جیسا کہ اسلام کے یوم تأسیس سے قرآن و سنّت کے بیان کے مطابق ۱۴۰۰ سالہ تعامل یہی رہا کہ جو کوئی کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کے اپنے آپ کو مسلمان کہے اُسے مسلم ہی سمجھا جائے لیکن پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۱۴۰۰ سالہ پرانے اسلامی تعامل کو ناکافی قرار دیتے ہوئے "ناٹ مسلم" کی ایک نئی ترمیم پاس کر دی۔ جس سے پاکستان میں نافذ قانون کے تقاضے پورے ہو جائیں۔ بہت ممکن ہے کہ جس صورت میں کہ پاکستانی حکومت اپنے وعدہ کے مطابق پاکستان کی خواتین کو مسلم معاشرہ کا فرد ہوتے ہوئے قانونی طور پر مطلوبہ آزادی سے نواز دیا جائے جو قرآن و سنت میں گویا اضافہ کا رنگ ہی رکھتی ہوں لیکن اُن پر قانونی تقاضے کی مہر لگا کر ایسے جدید اضافے "اسلامی" قرار پا جائیں۔ اور علماء حضرات کو اس طور پر تیار کر لیا جائے کہ پہلے کی طرح اب کی بار بھی وہ آئین پاکستان میں ایسی ترمیمات کی مخالفت کی بجائے اُس پر توثیقی دستخط کرنے کے لئے پیش پیش نظر آنے لگیں۔ بہرحال یہ سب باتیں گو بعد کی ہیں جن کے بارہ میں صحیح فیصلہ تو وقت ہی کرے گا لیکن جہاں تک عورت کے اصل مقام اور مرتبہ کا سوال ہے۔ ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ عورت کو اپنے خلقی صفات اور دائرہ کار کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس اہم بات کو نظر انداز کر دینے کے نتیجہ میں ہمارے اس روشن زمانہ میں عورت کو عجیب طریقوں سے استحصال کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ عورت کا اصل مقام چراغِ خانہ کا ہے نہ کہ شمعِ محفل بن کر اپنے خلقی صفاتِ حسنہ کو اپنے ہی ہاتھوں (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے)

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کرنے کی یاد تازہ کرتی ہے!

جماعت احمدیہ کے احباب چونکہ ہر روز قربانیاں پیش کر رہے ہیں اسلئے میں انہیں عید کی مبارکباد دیتا ہوں

فیوضِ محمدی کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ پر ڈالی گئی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵ صلح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے بعد مجھ پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ لیکن بعض دوستوں کی ملاقات بھی شفا کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے میں عید کی نماز پڑھانے کے لئے یہاں آگیا ہوں تاکہ احباب کو اس رنگ میں عید کی مبارکباد کہوں جس کا ابھی میں مختصر ذکر کروں گا۔

یوں پہلے نبی سے لے کر

بعثتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تک نوعِ انسانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کامل شریعت کی ذمہ داریاں کو اٹھانے کی تربیت دینے کا کام کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے اس تربیت کے کام میں خاص طور پر شدت پیدا ہو گئی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر آپ کی اولاد نے اس خطۂ ارض میں جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدر تھی اور اس قوم کو جس نے اپنے کندھوں پر سب سے پہلے اس بارِ عظیم کو اٹھانا تھا۔ اس کے تربیت کے کام کو پورے زور کے ساتھ جاری رکھا اور ہزاروں سال کی تربیت کے بعد عرب کے مکینوں کو فطری قویٰ کے لحاظ سے اس قابل بنایا کہ وہ قرآنِ کریم کی شریعت کو اٹھا سکیں اور اس کامل شریعت کی ذمہ داریوں کو نباہ سکیں۔

گویا یہ ایک بنیاد تھی جسے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر بنایا جا رہا تھا۔ اور پھر ہزاروں سال کی اس تربیت اور تیاری کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ آپ

انسانیت کا نچوڑ

تھے۔ آپ ہی کی خاطر عالمین کو۔ کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔ آپ کی ذات میں نوعِ انسانی نے خدا تعالیٰ کی صفات کے حسین ترین جلوے دیکھے آپ کے وجود میں نوعِ انسانی نے انسانی قوتوں کی کمال نشوونما کا مشاہدہ کیا۔ پس ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ انسان کے کندھوں پر ایک نئی قسم کی ذمہ داریاں ڈالی گئیں۔ آپ سے پہلے نسلِ انسانی کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی تربیت دی جا رہی تھی۔ آپ کی بعثت کے بعد اس بنیاد پر منزل بمنزل روحانی محل کو بلند سے بلند تر کیا جانے لگا۔ اور اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ ہمارے اس زمانہ میں یہ وسعت اپنی انتہائی شکل اختیار کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ اب نوعِ انسانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عظیم روحانی قلعہ

میں سمٹا جائے گی اور شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو کر لوگ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے امن کی زندگی گزارنے لگیں گے۔

دینِ اسلام کو وسعتوں کی اس انتہا تک پہنچانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ذمہ داری امّتِ محمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی تھی۔ اور اب اس زمانہ میں یہ ذمہ داری اپنی انتہائی شکل میں امّتِ محمدیہ کے اس گروہ پر ڈالی گئی ہے جسے جماعتِ احمدیہ کا نام دیا گیا ہے اور جس کی بنا حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اور اس

ایثار کا نمونہ

دکھا رہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار اور آپ کی محبت کے سر چشمہ سے پھوٹا اور دنیا کو اپنے حسن و احسان سے گرویدہ بنا کر خدائے واحد و یگانہ کی طرف لانے والا ہے۔ گویا اس جماعت کا یہ نصب العین ہے کہ وہ اسلام کے قلعے کو حتی الامکان وسیع سے وسیع تر اور بلند سے بلند تر کرنے کے لئے کوشاں ہے

پس جماعتِ احمدیہ کمزور اور بے بس ہونے کے باوجود، حقیر سمجھے جانے کے باوجود دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حضور بشاشت سے قربانیاں دینے میں آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس روحانی عمارت میں وسعت پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

ہماری یہ عید دراصل قربانیوں کی یاد دلاتی ہے اس عید سے خدا تعالیٰ کے حضور ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دینے کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ اس وقت جماعتِ احمدیہ کے سب افراد مرد بھی اور عورتیں بھی۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی چونکہ خدا کی راہ میں قربانیاں دینے میں مشغول ہیں اس لئے میں سب کو اس

عید کی مبارکباد

پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکات حاصل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں اور بھی زیادتی کرے۔ اور آپ سب اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے وارث بنیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ یہ وہ بشارتیں ہیں جن کا پہلے نبیوں نے بھی ذکر کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی

عظیم نعمتوں کی بشارتیں

دی ہیں۔ اور آپ کے عاجز متبعین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہمیں وہ ساری نعمتیں مل جائیں جن کی ہمیں بشارتیں دی گئی ہیں۔ اور اس طرح قربانی کی اس عید سے جو حقیقی برکات وابستہ ہیں۔ خدا کرے کہ ہم سب کو وہ برکتیں نصیب ہوں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

گوٹن برگ میں مسجد ناصر کے افتتاح کی پُر مسرت تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ مسجد کے کسٹوڈین کون ہیں اور ان کے فرائض کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا اس بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں کیا ہے۔ جہاں اس نے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ (الجن آیت ۱۹) کہہ کر اس فیصلے کا اعلان فرمایا کہ مساجد ہمیشہ اللہ ہی کی ملکیت رہیں گی وہاں ساتھ ہی مساجد کے کسٹوڈینز اور ان کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(التوبہ آیت ۱۰۹)

(ترجمہ:۔ کیا وہ شخص جو اپنی عمارت (مراد مسجد) کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور رضامندی پر رکھتا ہے۔ زیادہ اچھا ہے یا وہ جو اس کی بنیاد ایک پھسلنے والے کنارے پر رکھتا ہے جو گر رہا ہوتا ہے پھر وہ کنارہ اس عمارت سمیت جہنّم کی آگ میں گر جاتا ہے۔ اور اللہ ظالم قوم کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر زور دے کر کہ اپنے اصلی معنوں کی رو سے مسجد وہی ہے جس کی بنیاد تقویٰ اللہ اور رضائے الٰہی پر ہو مساجد کے کسٹوڈینز پر دو اہم ذمہ داریاں عائد کی ہیں:۔

○۔ اوّل یہ کہ وہ اسے پاک صاف اور مطہّر رکھیں اس میں پانی مہیّا کریں اور ایسی تمام دیگر ضروریات بہم پہنچائیں جن کا موجود ہونا عبادات بجالانے کے لئے ضروری ہے۔

○۔ دوم یہ کہ وہ مساجد میں ایسا ماحول پیدا کریں کہ جو لوگ ان میں عبادت کے لئے آئیں ان کا زندہ تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہونے میں مدد ملے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دو قسم کی مساجد کا ذکر کر کے ان کے درمیان پائے جانے والے امتیاز کو واضح فرمایا ہے چنانچہ اس آیت کی رو سے جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہو اور وہ لوگوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے والی ہو وہ حقیقی مسجد ہے بر خلاف اس کے وہ مسجد جس کی بنیاد ظلم کی راہ سے لوگوں کو EXPLOIT کرنے پر ہو اور بنا بریں تقویٰ اللہ سے یکسر خالی ہو وہ حقیقی مسجد نہیں ہے اس کے بنانے والوں کی اور اس کے نگرانوں کی نیّت خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا نہیں اس لئے ایسی مسجد اور اس کے نگرانوں کا انجام فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ بتایا جو اللہ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار بندے ہیں وہی سچے مسلمان ہیں خدا تعالیٰ خود ان کی راہنمائی کرتا ہے اور ان کو اپنے افضال و انعامات کا وارث بناتا چلا جاتا ہے۔ انہیں ان افضال و انعامات کا مورد بنانے میں مسجد کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

مسجد کی بنیادی اہمیت واضح فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا حقیقی مسجد ایک عظیم نشان (SYMBOL) کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور ایک پیغام کی حامل ہوتی ہے سو ہماری یہ مسجد ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ سب لوگ خدا کی نگاہ میں برابر ہیں اور سب اس کے فرمانبردار اور عبادت گزار بندے بن کر اس سے زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں اور اس کے افضال و انعامات کے مورد بن سکتے ہیں۔ اور یہ کہ انہیں ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیئے اور ایک دوسرے کی بے لوث خدمت ان کا طرّہ امتیاز ہونا چاہیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہم اس پر مسرت موقع پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے حضور دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مسجد کے ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس مسجد کو اپنی غیر معمولی برکتوں اور فضلوں سے نوازے ہم اس کی زینت ہونے کی توفیق پائیں اسلام کے لئے سب کے دل جیتنے والے ہوں اور انہیں بھی خدا کی رضا حاصل کرنے کے قابل بنانے والے ہوں۔ اسلام کے لئے سب ہی کے دل جیتے جائیں اور سب ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں تا خدا کی مرضی اس زمین پر پوری ہو (آمین)

حضور کا یہ پُر اثر اور بصیرت افروز خطبہ بارہ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور نے جُمعہ کی نماز پڑھائی۔ یہ صرف جمعہ ہی کی نماز نہیں تھی بلکہ سویڈن کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کی افتتاحی نماز بھی تھی اس لئے دو نہایت ہی مبارک تقریبوں کے یکجا ہو جانے کی وجہ سے مقامی اور دور دراز ملکوں سے آتے ہوئے نمازیوں پر جن کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی سوز و گداز اور ربودگی کی حالت طاری ہوئے بغیر نہ رہی اور انہوں نے اس مبارک موقع پر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی حضور نے عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی اس طرح سب سے اوّل جمعہ کی نماز پڑھا کر حضور نے سویڈن کی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا نماز کے اختتام پر مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد سویڈن نے مسجد کے افتتاح پر حضور کی خدمت میں مبارکباد کہنے کی سعادت حاصل کی حضور نے بآواز بلند فرمایا سب کو ہی مبارک ہو یورپ اور امریکہ کی وہ جماعتیں جنہوں نے اس مسجد کے اخراجات برداشت کئے ہیں وہ بدرجہ اولیٰ مبارکباد کی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے

طوفانِ مسرت

اس کے بعد احباب دیوانہ وار حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کرنے کے لئے دوڑ پڑے حضور نے ان احباب کو جو مسجد کے اندرونی حصہ میں تھے شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور پھر مسجد کے باہر تشریف لا کر ڈیڑھ بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک مسجد کی دو ایکڑ زمین پر سینکڑوں احباب کے ساتھ گھوم پھر کر اس کا معائنہ فرمایا حضور آہستہ آہستہ قدم بڑھا کر چلتے جاتے تھے اور سینکڑوں احباب بھی بیک وقت قدم بقدم آگے بڑھتے جاتے تھے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے چلے جاتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فضلِ عظیم پر حضور کا چہرہ بحمد اللہ تعالیٰ گُلِ تر کی طرح کھلا ہوا تھا۔ اور احباب کے چہرے بھی خوشی سے تمتما رہے تھے جس سمت بھی حضور بڑھتے تھے سینکڑوں احباب کے قدم بھی ایک ساتھ اس سمت بڑھنے لگتے زمین میں بکھری ہوئی اونچی نیچی چٹانوں پر حضور کہیں رُک کر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا تذکرہ فرماتے تو سب کے قدم رُک جاتے اور وہ حضور کے گرد جمع ہو کر بڑے ہی اشتیاق اور خوشی کے عالم میں حضور کے ارشادات سنتے اور سر دُھننے لگتے۔ سینکڑوں احباب کے رُک رُک کر ایک ساتھ حرکت میں آتے ہوئے خوش قسمت زمین جس پر بتائید الٰہی سویڈن کی سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے انسانوں کے ایک متحرک سمندر کا منظر پیش کر رہی تھی جس میں خوشی کی لہریں اُٹھ اُٹھ کر مسرت کے طوفان میں تبدیل ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے سب خوش تھے۔ اور خوشی میں تحمید و تسبیح کر رہے تھے

اپنے تو اپنے مسجد کے قرب و جوار میں رہنے والے سویڈش باشندوں نے بھی اس موقع پر وہاں آ کر حضور کی خدمت میں مسجد کی تعمیر پر مبارکباد عرض کی اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ایسٹونیہ کے بشپ صاحب نے بھی جو اپنی ایک فرید خاتون ترجمان کے ساتھ آئے تھے اور افتتاح کی تقریب کے وقت مشن ہاؤس میں موجود تھے۔ واپس جانے سے قبل حضور سے بہت گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ وہ خوش تھے کہ سویڈن میں بھی پہلی مسجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے جس میں مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت کر سکیں گے۔

ریڈیو کا نشریہ

مسجد کا افتتاح عمل میں آنے کی دیر تھی گوٹن برگ ریڈیو نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ، نمازِ جمعہ اور مسجد کے افتتاح کی خبر نشر کرنے کے علاوہ مسجد میں دی جانے والی اذان نشر کر کے اہل گوٹن برگ تک یہ اطلاع پہنچائی کہ سویڈن کی جو سب سے پہلی مسجد گوٹن برگ میں زیرِ تعمیر تھی۔ وہ مکمل ہو چکی ہے اور آج اس کا افتتاح بھی عمل میں آگیا ہے۔ اس کے بعد یہ خبر وقفہ وقفہ سے بار بار نشر ہوتی رہی اور اذان کی آواز بھی ریڈیو کے ذریعہ پورے شہر میں بار بار گونجتی رہی اس طرح بفضل تعالیٰ پورے شہر میں مسجد کا چرچا ہونے لگا اور لوگ بڑی تعداد میں مسجد دیکھنے کی غرض سے آنے لگے رات گئے تک لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ کو خاکسار نے محترمہ وحید النسا بیگم صاحبہ عرف ساجدہ بیگم بنت سید ولی دستگیر صاحب (مرحوم) کا نکاح مکرم ایم عبد الستار صاحب ولد احمد عبد العزیز صاحب حیدرآباد آندھراپردیش کے ساتھ بعوض ۲۱۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

اس موقعہ پر فریقین نے

پندرہ روپے شادی فنڈ

دس روپے شکرانہ فنڈ

اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے

جزاهم اللہ تعالیٰ

خاکسار: نیض احمد ... مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کا بارہواں سالانہ جلسہ

برطانیہ کی مختلف جماعتوں کے علاوہ بیرونی ممالک سے بعض احباب کی شرکت

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن)

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا بارہواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷ و ۲۸ راگست بروز ہفتہ و اتوار ۱۹۵۶ء رو ہیمپٹن کے وسیع و عریض میدان میں منعقد ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ اس میں برطانیہ کی مختلف جماعتوں کے علاوہ بیرونی ممالک کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے مکرم امام صاحب بشیر احمد رفیق نے خاکسار کی زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کر دی تھی جس کے ذریعہ بیرونی مقامات سے آنے والے مہمانوں کی رہائش۔ کھانا۔ خیمے نصب کرنا۔ مہمانوں کو جلسہ گاہ تک پہنچانے کے لئے ٹرانسپورٹ مہیا کرنا۔ پروگرام شائع کرنا۔ لاؤڈ سپیکر اور دیگر ضروریات بہم پہنچانا وغیرہ تھا۔

اس سال چونکہ انگلستان میں فسادات کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا۔ اس لئے نہیں جلسہ گاہ میں نصب کئے گئے خیموں کی حفاظت کا بھی انتظام کرنا تھا۔ اس کام کے لئے خدام الاحمدیہ نے نہایت ذمہ داری محنت اور خلوص سے اپنی خدمات پیش کیں اور متواتر چار روز تک ۲۴ گھنٹے پہرہ دیا اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو اپنے فضل سے نوازے اور ان پر اپنی بے شمار برکات نازل کرے۔

پہلا دن

مورخہ ۲۷ راگست بروز ہفتہ جلسہ کی کاروائی بعد دوپہر ۳ بجے زیر صدارت چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور (موصوف گوٹن برگ کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔) شروع ہوئی۔ کاروائی سے قبل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ خاکسار نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سب لوگ جو مرکز احمدیت سے ہزاروں میل دور بیٹھے اس اجتماع میں شریک ہوئے ہیں اس بات کا زندہ و تابندہ ثبوت ہیں کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور اللہ تعالیٰ کے دیگر فرستادوں کی طرح آپ سے بھی اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا تھا۔ اور وحی والہام سے نوازتا تھا۔

خاکسار نے احباب جماعت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ کی کامیابی اور سفر میں ہر طرح کی خیر و عافیت کی دعا کی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ گوٹن برگ کی مسجد خلافت ثالثہ کے عہد میں یورپ کے ممالک میں سب سے پہلی مسجد ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جاری کئے گئے صد سالہ جوبلی منصوبہ کا پہلا ثمر ہے خاکسار نے مزید بتایا کہ جماعت انگلستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس مسجد کی تعمیر میں انہوں نے وافر حصہ لیا ہے اور خندہ پیشانی سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کی ہے اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرمائے اور اس کی راہ میں مزید قربانیوں کی توفیق دے۔

دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسکاٹ لینڈ کی تھی بیماری کی وجہ سے آپ خود جلسہ میں تشریف نہ لا سکے۔ لیکن اپنی تقریر لکھ کر بھجوا دی جسے مکرم حفیظ الرحمن صاحب نے پڑھ کر سنایا آپ نے بتایا کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے اور ان تمام خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرے جن کا ذکر قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں پایا جاتا ہے تو وہ یقیناً اس دنیا میں اپنے لئے جنت پیدا کر لیتا ہے آپ نے ان خوبیوں کا بالتفصیل ذکر کیا۔ جو ایک مومن اور حقیقی مسلمان میں پائی جانی چاہئیں اور اسی طرح ان برائیوں کو بھی بیان کیا جن سے مومن کو دور رہنا چاہئیے۔ یہ تقریر جو انگریزی زبان میں تھی۔ اور جس کا عنوان تھا۔ Paradise on Earth تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہی اور بہت شوق سے سنی گئی۔ اُمید ہے کہ مشن کی طرف سے جاری کردہ کسی ایک رسالہ میں یہ تقریر انشاء اللہ العزیز احباب کے افادہ کے لئے من وعن شائع کر دی جائے گی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آرچرڈ صاحب کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے

آپ کے بعد دوسری تقریر جناب سید امین اللہ خان صاحب کی تھی سالک صاحب ان دنوں یارک شائر کی جماعتوں میں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں آپ کی تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم پیشگوئیاں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں لیکن ان سب کو اس تھوڑے وقت میں بیان کرنا مشکل ہے آپ نے امریکہ کے مشہور پادری ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا بالتفصیل ذکر کیا اور بتایا کہ الیگزنڈر ڈوئی نے کیا بڑھ ہانکی تھی اور اس کے بالمقابل اسے کیسی ذلت نصیب ہوئی آپ نے امریکہ کے اخبارات کے حوالے بھی پڑھے جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے سچا ہونے کا کھلے لفظوں میں اقرار کیا ہے اس کے علاوہ آپ نے پیشگوئی مصلح موعود اور بعض دیگر پیشگوئیوں کا بھی بالتفصیل ذکر کیا اور ان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر جلنگھم جماعت کے نوجوان طالب علم زاہد خان صاحب کی تھی۔ جس کا عنوان آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ تھا آپ نے قرآن مجید کی آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تلاوت کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات پیش کئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر انبیاء دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے ہیں ان میں آنحضرت صلعم ہی ایک ایسے نبی ہیں کہ جنکی زندگی کے تمام ادوار کی تفصیل ہمیں حاصل ہے۔ اور دنیا کا کوئی ایسا انسان نہیں جس کے لئے آپ نمونہ نہ ہوں کیونکہ زندگی کا کوئی ایسا مرحلہ نہیں جس سے آپ نہ گذرے ہوں۔ اور دنیا کے انسانوں کے لئے ایک نمونہ اپنے پیچھے نہ چھوڑا ہو۔ جس کی اتباع نہ صرف ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے بلکہ ہر اس انسان کے لئے ضروری ہے۔ جو اس دنیا میں امن وامان، صلح و آشتی مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا خواہاں ہو۔

اس اجلاس کی آخری تقریر جناب نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ مڈل سیکس نے اردو زبان میں خلافت احمدیہ کے موضوع پر کی آپ نے آیت استخلاف اور حضرت رسول کریم صلعم کی حدیث خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ آیت استخلاف اور حدیث میں آنحضرت صلعم کے زمانہ سے کر دنیا کے اختتام تک ہونے والے واقعات کا اصولی رنگ میں ذکر کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ دنیا کے سب نظام فیل ہو جائیں گے اور صرف ایسا نظام کامیاب ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ نظام خلافت کے مطابق قائم ہوگا

جلسہ کے اختتام سے قبل مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ انچارج سیرالیون نے جو پاکستان واپس تشریف لے جاتے ہوئے چند دن لنڈن میں قیام پذیر تھے حاضرین سے خطاب کیا آپ نے سیرالیون میں جماعت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے نئے سکول کھولے جا رہے ہیں مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں اور ہمارے مبلغ پورے جوش و خروش سے تبلیغ اسلام میں معروف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں کہ سیرالیون کے لوگ ہماری ان حقیر مساعی کے مداح ہیں اور جماعت کے کام کو سراہتے ہیں۔ آپ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت کھولے گئے ہسپتالوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پروگرام کو بہت برکت بخشی ہے اور ہمارے ڈاکٹروں کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کو طبی امداد مہیا ہوئی ہے۔ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ اسی کا احسان ہے کہ مریض دوسرے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے ڈاکٹروں کے پاس علاج کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جماعت کے پاس اپنا پریس ہے اور اس طرح سے لٹریچر بھی کافی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

تقاریر کے دوران مختلف احباب خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔ شام ساڑھے سات بجے اس اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

دوسرا دن

پہلا اجلاس مورخہ ۲۹ اگست

آج اتوار کے روز جلسہ کے دو اجلاس منعقد ہوئے پہلے اجلاس کی صدارت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے کی کاروائی صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوئی سب سے پہلی تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ساقی کی تھی آپ کا موضوع "احمدیت شاہراہ ترقی پر" تھا آپ نے قرآن مجید کی آیت عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کی سچائی کا ایک معیار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے ان کو علم غیب سے نوازتا ہے اور پھر اپنے ملائکہ کو ہدایت فرماتا ہے کہ وہ اس کے انبیاء کی کامیابی کے لئے کام کریں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی نبوت کا نام کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ رکھا ہے اور آپ نے کئی ایک پیشگوئیاں فرمائیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں اور باوجود مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ یہ انتظام کیا کہ حضور علیہ السلام مشن کامیاب رہے آپ نے جماعت کی تاریخ سے مختلف واقعات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جب بھی مخالفین نے شور مچایا اللہ تعالیٰ نے جماعت کی حفاظت فرمائی اور ترقی کی نئی راہیں کھولیں۔

دوسری تقریر جماعت کے ایک نوجوان وکیل جناب الیاس خان صاحب کی تھی جو ان دنوں برمنگھم میں پریکٹس کر رہے ہیں آپ کا مضمون "اسلامی منہیات" تھا آپ نے بتایا کہ قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب میں باقی باتوں کے علاوہ ایک مابہ الامتیاز یہ بات بھی ہے کہ قرآن مجید جس بات سے ہمیں منع فرماتا ہے اس کی وجوہات بھی بیان فرماتا ہے تا اس کے نفع و نقصان سے واقفیت ہو مثلاً شراب اور جوئے کی ممانعت کرتے ہوئے قرآن مجید نے بیان کیا اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا کہ اگرچہ اس میں بعض فوائد ہیں۔ لیکن اس کے نقصانات زیادہ ہیں۔ آپ نے جوا کھیلنے کی ممانعت۔ شراب کے استعمال سے کلی اجتناب، سودی کاروبار نہ کرنا۔ سور کا گوشت نہ کھانا۔ سٹہ بازی نہ کرنا وغیرہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے یورپ کے مشہور ڈاکٹروں اور ان ممالک سے شائع ہونے والے اخبارات سے اعداد و شمار پیش کئے اور بتایا کہ اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے کی صورت میں یہاں کی سوسائیٹی نے بہت نقصان اُٹھایا ہے۔ شراب نوشی کی وجہ سے ہزاروں حادثات واقع ہوتے ہیں۔ جوا بازی سے کئی ایک لوگوں کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ سور خوری سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوئی ہیں۔ سودی کاروبار سے متعدد افراد تباہ و برباد ہو گئے جبکہ محدود طبقہ کو فائدہ ہوا آپ کی تقریر بہت دلچسپ اور پُر از معلومات تھی۔

آج کے اجلاس کی تیسری تقریر خاکسار کی تھی۔ اور موضوع ہماری ذمہ داریاں تھا۔ خاکسار نے آیت هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صحابہ جیسی ایک جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے تا اسلام کا غلبہ ہو اور قرآن کی حکومت قائم ہو۔ خاکسار نے بتایا صحابہ جیسی جماعت بننے کے لئے صحابہ جیسی قربانیاں کرنی پڑیں گی انہیں کے نقش قدم پر چلنا ہوگا اور ان جیسا ایمان و اخلاص پیدا کرنا ہوگا یہ سارے کام اور یہ تمام ذمہ داریاں اسی صورت میں ادا ہو سکتی ہیں جبکہ ہم امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرض اولین سمجھیں یہ تقریر پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد نمازوں اور کھانے کے لئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ آج کے اجلاس میں بھی مختلف دوست خوش الحان نظموں سے سامعین کو محظوظ کرتے رہے۔ اور ہمارے جرمن دوست مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب جو جلسہ میں شمولیت کے لئے خاص طور پر اپنی بیگم کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے نے انگریزی نظم جو جلسہ کے لئے خاص طور پر بنائی گئی تھی احباب کو پڑھ کر سُنائی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ کا دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا جس کی صدارت خاکسار نے کی اس اجلاس سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس عظیم خطرہ سے متنبہ کیا جو اس ملک میں پیدا ہونے والے اور یہاں کے ماحول میں تربیت پانے والے بچوں کو لاحق ہے آپ نے والدین کو تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کریں اور انہیں اسلامی اقدار سے روشناس کرائیں آپ نے فرمایا کہ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ نسلیں اسلام سے بالکل ناآشنا ہونگی اور دین خدا سے اس قدر دور جا چکی ہوں گی کہ انہیں واپس لانا آسان نہ ہوگا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے اختصار کے ساتھ کئی ایک برائیوں کا ذکر کیا جو آہستہ آہستہ ہمارے معاشرہ میں گھس رہی ہیں اور جن کی طرف والدین بالکل توجہ نہیں دے رہے۔

آپ کی تقریر آدھ گھنٹہ تک جاری رہی اختتام پر دُعا کے ساتھ جلسہ کا یہ آخری اجلاس ختم ہوا اور ایک دفعہ پھر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی۔

جلسہ کے دوران ظہر و عصر کی نمازیں جلسہ گاہ سے باہر میدان میں ادا کی گئیں جلسہ میں شریک ہونے والے تمام احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا جس کا تمام تر انتظام خدام الاحمدیہ لندن نے کیا فجزاھم اللہ۔ جو دوست باہر کی جماعتوں سے آئے ہوئے تھے ان کی رہائش کے لئے لندن کی جماعت کے بعض احباب نے اپنے گھروں میں انتظام کیا۔

جلسہ کے باہر دونوں روز ایک بُک اسٹال بھی لگایا گیا جس میں لندن مسجد کی مطبوعات کے علاوہ ربوہ۔ قادیان اور دنیا میں پھیلے ہوئے دیگر احمدیہ مشنوں کے لٹریچر بھی دستیاب تھے اس کا انتظام چوہدری رشید احمد صاحب نے کیا۔

ہمارے اس سال کے جلسہ میں مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق شمولیت نہ کر سکے کیونکہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ امریکہ گئے ہوئے تھے۔ اور آپ نے اس دورہ میں پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض سر انجام دئے امریکہ جانے کے علاوہ مکرم امام صاحب کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ جب حضور اقدس سویڈن میں مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں یورپ کے دیگر مشنوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تو آپ نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کیا۔

سانحۂ ارتحال

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے کہ محترم مرزا شمیم احمد صاحب ابن محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب (مرحوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ کے چھوٹے داماد تھے) جو ٹوکیو (جاپان) میں بسلسلہ ملازمت فروکش تھے اور کچھ عرصہ سے قلبی عارضہ سے بیمار بھی چلے آرہے تھے بتاریخ ۱۱ر نومبر بعمر ۳۵ سال ہارٹ اٹیک سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۲/۱۱/۷۶ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود علالتِ طبع مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور احاطہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کی قبر کے قرب میں مدفون ہوئے۔ مرحوم نے یادگار تین نو عمر بچیاں چھوڑی ہیں۔

ادارہ بدر اس افسوسناک سانحہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم محمد احمد صاحب بھٹی (انگلینڈ) خانگی معاملات میں بہت پریشان ہیں۔ وہ ان پریشانیوں کے ازالہ کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

(۲) مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لکھنوی جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم کے بعد اپنے کاروبار میں برکت و دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے مبلغ سات روپے صدقہ میں دئے ہیں۔

خاکسار:- سُلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ

(۳) میری دوسری لڑکی نشاط شمیم احمد میڈیکل کالج پٹنہ کی طالبہ ہیں اور سکنڈ ایم بی۔ بی۔ ایس (فورتھ ایر) کا امتحان دے رہی ہیں۔ امتحان ۲۲ر نومبر ۱۹۷۶ء سے شروع ہیں۔ جملہ احباب سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست کرتی ہوں خداوند کریم شاندار کامیابی عطا کرے آمین ثم آمین

خاکسارہ۔ عذرا شمیم آرہ (بہار)

وہ پھول ـــــ جو مرجھا گئے

از مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

وہ کس قدر مسرور ہوں گے وہ کتنے ہشاش بشاش ہونگے۔ بڑی ہی عمارہ صحت تو وہ لے کر ہی گئے تھے۔ لیکن اپنے بچھڑے ہوئے لخت ہائے جگر اور اپنے عزیزوں سے مل کر کس قدر سُرخ و سپید رنگت لے کر آئیں گے۔ وہ اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے لنڈن میں ملاقات کے شرف سے مشرف ہو کر آئیں گے اور تمام درویش اپنے ایک درویش بھائی کی زبانی اپنے پیارے امام کی عمدہ صحت کی خوشخبری پائیں گے۔ ایک عینی شہادت ہوگی جو پیارے امام کی صحت کے بارہ میں ہمارے قلوب کو طمانیت بخشے گی۔ انگلینڈ اور یورپ کے بعض ممالک کو انہوں نے پہلی بار دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے بیٹے عزیز عبدالسمیع صاحب سے ڈنمارک میں ملے ہوں گے۔ اور بتائیں گے کہ وہ کئی سالوں کے بعد اپنے جگر کے ٹکڑے سے مل کر کتنے مسرور ہوئے تھے۔ وہ اس ملک کے حالات بھی سُنائیں گے۔ اُنہوں نے اپنے دوسرے بیٹے عزیز عبدالباری صاحب سے بھی ڈنمارک میں ملاقات کی ہوگی اس ملاقات کی بھینی بھینی ان کے چہرے پر کھلی ہوں گی۔ وہ مسکرا مسکرا کر بتائیں گے کہ ان کی بیٹی عزیزہ امۃ اللہ بیگم نے دور دراز کا سفر طے کرکے امریکہ سے لنڈن پہنچ کر اُن سے ملاقات کی۔ اور وہ کیا کچھ سُنائیں گے یہ تو ابھی پردہ مستقبل کے عقب میں مستور تھا کہ جس کے سُننے کے لئے ہم سب درویش گوش بر آواز تھے۔ اُس آواز پر جو ہمارے ایک محترم **بزرگ درویش بھائی عبدالحمید صاحب آڑھتی** کی زبان سے چند روز ـــــ صرف چند روز کے بعد نکلنے والی تھی۔ اور جس کے اور ہمارے درمیان چار ہزار میل سفر کی دوری تھی۔ اور صرف چند روز کا فصل تھا۔

لیکن اچانک ایک روز لنڈن سے تار کے ذریعہ یہ جگر خراش اطلاع ملی کہ مولوی عبدالحمید صاحب آڑھتی کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ یہ دورہ ۲ /اکتوبر کو پڑا۔ ان کی ایسی صحت کے آدمی کو دل کا دورہ پڑ جانا ایک ناقابلِ یقین سی بات تھی۔ کیونکہ گو وہ بڑھاپے کی عمر میں تھے۔ لیکن صحت اتنی قابلِ رشک تھی کہ وہ نوجوانوں سے زیادہ نوجوان تھے۔ اس سے قبل اُنہیں کبھی کوئی عارضہ لاحق ہوا ہو تو ہوا ہو کسی شدید بیماری میں وہ مبتلا نہ ہوئے تھے۔ ایک نہایت عمارہ صحت کے ساتھ اب تک کی تمام زندگی میں وہ خوش و خرم رہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں اولاد اور اچھی اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ اور زندگی کی تمام آسائشیں اُنہیں میسّر تھیں۔ مالی لحاظ سے وہ ہمیشہ فارغ البال رہے۔ اور اُن کے بچے بھی خدا کے فضل سے کشادہ دست تھے۔ دِل کے دورہ کی خبر تھی واقعی قابلِ اعتبار کیونکہ بڑے ہی ذمہ دار فرد کی طرف سے موصول ہوئی تھی۔ لیکن مرحوم کی سابقہ صحت کے مدنظر اس خبر پر یقین کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ ابھی کل ہی کی تو بات تھی کہ وہ اپنی تندرستی اور توانائی کے ساتھ ہزاروں خوشیاں دل میں بسائے انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ولایت کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

لیکن ۳ /اکتوبر کو انہیں دوبارہ دل کا شدید دورہ پڑا۔ لنڈن جیسے ترقی یافتہ شہر میں ہر قسم کی طبّی امداد اُنہیں میسّر آئی۔ اپنے احمدی اور انگریز ڈاکٹروں نے بڑی توجہ سے ہر ممکن علاج کیا لیکن ۵ /اکتوبر کو تقدیر کا نوشتہ پورا ہوا۔ اور ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرکے وہاں پہنچ گئی جہاں ہم سب کی روحوں نے بہر حال ایک دن جانا ہے۔

ہم درویشوں کو ایک حسرت تو یہ رہ گئی کہ ہم ان کی زبانی ان کے سفر کے حالات سُننے کا جو انتظار کر رہے تھے وہ انتظار ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا۔ اور اس سے بھی بڑی حسرت یہ رہ گئی کہ ہم ان کی بیماری کے ایام میں ان کی کوئی خدمت بھی سوائے دعاؤں کے بجا نہ لاسکے۔ لیکن ہماری دعاؤں پر بھی تقدیر غالب آگئی۔ اور قضا اپنا کام کرکے رہی ہے

قضا سے شکوہ ہمیں کس قدر ہے کیا کہئے

لیکن ہم اپنے اس مخلص بھائی کی وفات پر اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ اے خدا ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔

مرحوم میانے قد اور دوہرے جسم کے خوبصورت خدوخال کے آدمی تھے۔ چہرے پر شگفتگی لبوں پر تبسم اور بشرے پر نور نے ہمیشہ ہم سب کو متاثر کیا۔ سادگی ان کی ایک رخص خاصیت تھی۔ سفید تہ بند سفید قمیض سفید پگڑی اور دیسی جوتے میں ملبوس وہ شخص ہمارے ساتھ ۲۹ طویل سال گزار کر ہمیں اپنی نیک طینت اور سادگی سے متاثر کرتا رہا۔ لباس کے ساتھ ہی ڈاڑھی مونچھوں کی سفیدی نے ان کے اندر ایک کشش اور جاذبیت رکھ دی تھی۔

مرحوم کے بیٹوں نے جو خدا کے فضل سے سب کے سب فارغ البال ہیں مرحوم کو کئی بار دعوت دی کہ آپ بوڑھے ہوچکے ہیں ہمارے پاس چلے آئیں تاکہ ہم آپ کی خدمت کا حق ادا کرسکیں لیکن مرحوم کا جواب بڑا ہی ایمان افروز ہوا کرتا تھا۔ مرحوم کا جواب یہ تھا کہ بیشک اگر میں تمہارے پاس آجاؤں تو تم میری خدمت کرسکو گے لیکن جو عہد میں نے قادیان کی خدمت کے لئے دمِ واپسیں تک اپنے خدا سے کر رکھا ہے وہ میں بہر حال پورا کروں گا۔ اور ہم تمام درویش اس امر کے گواہ ہیں کہ مرحوم نے بڑی ہی وفاداری بڑی ہی دینداری اور بڑے ہی اچھے رنگ میں اس عہد کو نبھایا۔ اور اپنے بیوی بچوں سے ۲۹ سال جدا رہ کر شعائر اللہ کی خدمت کی سعادت پائی۔

مرحوم کو کبھی کسی نے نچلے بیٹھے نہیں دیکھا۔ اپنی ساری درویشی میں مرحوم نے کوئی نہ کوئی کام کیا۔ اور سینکڑوں ہزاروں کمائے۔ کئی سال قبل مرحوم نے آڑھت کی دکان منڈی قادیان میں کھولی تھی۔ اسی نسبت سے مرحوم کا نام مولوی عبدالحمید صاحب آڑھتی مشہور ہوگیا تھا۔ اور جب کہیں ذکر ہوتا مرحوم کے نام کے ساتھ آڑھتی کا لفظ ضرور بولا جاتا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اُنہوں نے آڑھت کا کام تو چھوڑ دیا تھا لیکن تجارتی کاروبار جاری رکھا۔ گندم اور چاول کے موسموں میں مرحوم کئی کئی ہفتوں تک سائیکل پر قادیان کے مضافات میں جاتے اور اناج خرید کر لاتے۔ چنانچہ درویشوں کو بعض مخیر دوستوں یا صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت گندم دی جاتی ہے اس گندم کا بیشتر حصہ مرحوم ہی سپلائی کیا کرتے تھے۔

مرحوم کی دکان اور رہائش گاہ ایک ہی تھی۔ یعنی مسجد مبارک کے بڑے آہنی گیٹ سے متصل وہ دکان جو کسی زمانہ میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی کی دودھ دہی کی دکان ہوا کرتی تھی۔ لیکن وہ دکان صرف ان کا بسیرا تھا۔ ورنہ مرحوم ہمیشہ مسجد اقصیٰ میں سویا کرتے تھے۔ مسجد سے اُنہیں خاص لگاؤ تھا۔ وہیں تہجد کی نماز ادا کرکے صبح کی اذان اکثر دیا کرتے۔ ان کے لحن میں ایک خاص اثر تھا۔ نماز پڑھتے وقت انہیں ہمیشہ قیام کی حالت میں جھومتے ہوئے دیکھا گیا۔ جیسے وہ خدا کی ہمکلامی سے ایک حظ اور لطف پا رہے ہوں۔

انہوں نے بیشک ہزاروں کمایا لیکن حق یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے چندے بھی بڑی کشادہ دلی سے دیتے تھے۔ حصّہ آمد کے علاوہ تمام طوعی چندوں میں مرحوم اپنے وعدوں کی ادائیگی بروقت کیا کرتے تھے۔ اور سابقون الاولون کی فہرست میں ان کا نام ہوتا تھا۔ چنانچہ مرحوم نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ابتداء میں .... کا وعدہ کیا۔ لیکن بعد میں اسے بڑھا کر .... کر دیا۔ اس شخص کی خوش قسمتی پر کیوں ناز نہ کیا جائے کہ مرحوم نے اپنے وعدہ کی تمام رقم سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل ادا کر دی تھی۔ اور شاید اللہ تعالےٰ کو مرحوم کی یہی ادا پسند آئی اور مرحوم کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ لنڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کا جنازہ پڑھایا اور پھر یہ اعزاز کیا کم ہے کہ سیدنا حضور انور نے ان کے متعلق فرمایا کہ

"ہم اس درویش کا جنازہ قادیان پہنچائیں گے" ـــــ جس نے ۲۹ سال اپنے اہل وعیال اور ہر طرح کے آرام کو چھوڑا لیکن شعائر اللہ کی حفاظت کی خاطر قادیان چھوڑنا گوارا نہ کیا' اس کی نعش قادیان سے باہر کس طرح دفن ہوسکتی تھی۔

گویا حضور نے ارشاد فرمادیا کہ مرحوم کی میت کو قادیان پہنچایا جائے۔ چنانچہ مرحوم کے بیٹوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ مرحوم کے تابوت کو انہوں نے قادیان پہنچایا۔ اور مرحوم کے فرزند عزیز چوہدری غلام احمد صاحب ۱۶؍اکتوبر کو میت کے ساتھ یہاں پہنچے۔ اور تابوت اس قسم کا بنوا کر لائے کہ اوپر کے حصہ میں مرحوم کے چہرے کے اوپر شیشہ لگا ہوا تھا۔ اور اس طرح ہم سب درویشوں نے اپنے پیارے درویش بھائی کا آخری دیدار بھی کرلیا۔

مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ کی چار دیواری کے اندر واقع تاریخی اور متبرک جنازہ گاہ میں مرحوم کا جنازہ درویشوں کی اکثریت سمیت حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی نے پڑھایا اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپردِ خدا کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور مرحوم کے تمام متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مکرم نواب خان صاحب درویش مرحوم

ہمارے ایک درویش بھائی مکرم نواب خان صاحب مرحوم چند ہفتے قبل ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔ مرحوم ضلع گجرات کے کسی گاؤں کے رہنے والے تھے اور تقسیم ملک سے قبل قادیان میں دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلیم پاتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد خدمتِ مرکز کے جذبہ سے سرشار ہو کر قادیان میں ہی مقیم رہے۔ چونکہ دیہاتی مبلغ کا کورس پورا نہ کر سکے تھے اس لئے وہ مختلف دفاتر میں دفتری کی خدمت بجالاتے رہے۔ بہت ہی سادہ اور کم گو انسان تھے۔ مرحوم کی بیوی پاکستان میں تھی جو ۱۹۵۰ء میں یہاں آکر چند سال مرحوم کے ساتھ رہی۔ لیکن شومئی قسمت سے تعلقات زوجیت میں رخنہ پڑ گیا۔ اور مرحوم کی بیوی پاکستان چلی گئی اور وہاں جاکر خلع لے لیا۔

مرحوم سادہ اور کم گو تو پہلے ہی تھے۔ بیوی کے خلع لے لینے کے بعد مرحوم کو یہ صدمہ گویا آسیب کی طرح چمٹ گیا۔ کوئی سوسائٹی نہ تھی کسی سے یارانہ نہ تھا۔ دفتری کے طور پر خدمت انجام دینا اور پھر سارا وقت اپنے کمرے میں تنہا گزار دینا مرتے دم تک یہی ان کی خصوصیت رہی۔ اپنے کمرے میں ہی اکثر نمازیں ادا کرتے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے تھے۔ اسے ہم یوں بھی ادا کر سکتے ہیں کہ مرحوم خدا کے سوا کسی سے بولتے نہ تھے۔ البتہ کبھی کبھی وظیفہ کی کمی کے بارہ میں حضرت امیر صاحب یا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے پاس فریادی کی حیثیت میں آہستہ گوئی کے ساتھ امداد کے طالب ہوتے تھے۔ گو وظیفہ تو انہیں دوسرے فرد درویشوں کی شرح سے ملتا تھا لیکن اپنی بے جا سادگی کے باعث وہ اس میں گزارہ نہ کر سکتے تھے۔

احمدیہ چوک سے مسجد مبارک کی طرف آئیں تو بائیں ہاتھ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے بس یہی کمرہ ان کی قیامگاہ تھی۔ فرد بھی خاموش۔ در و دیوار بھی خاموش۔ اور مکین بھی خاموش۔ اپنی حادو اور اپنی کیفیات میں مرحوم نے کئی سال گذارے۔ اور یوں گزارے کہ جب کبھی وہ سامنے آجاتے تھے تو یاد آتا تھا کہ نواب خان صاحب بھی یہیں قادیان میں رہتے ہیں۔ ورنہ انہیں اپنی تنہائی سے پیار تھا۔ سردی ہو یا گرمی وہ اپنے اسی کمرے میں سوتے تھے۔

اور پھر ایک صبح جب لنگر انچارج نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سخت گرمی کے ایام میں وہ اپنی چارپائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے ہیں۔ ہلایا تو معلوم ہوا کہ جسم اکڑا ہوا ہے۔ وہ رات ہی کے کسی حصہ میں ۱۸؍جولائی ۱۹۷۶ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ اسی روز بعد دوپہر مرحوم کا جنازہ مہمان خانہ کے صحن میں حضرت امیر صاحب مقامی نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں ابدی نیند سونے کے لئے ایک قبر کی گود میں رکھ کر مٹی ڈال دی گئی۔ خاموشی سے جانے والے! خدا حافظ۔ پہلے تو اپنے کمرے میں خاموش رہا کرتا تھا۔ اور اب تو شہر خموشاں میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے رحمت کی چادر اوڑھا دے۔ آمین۔

مرحوم سرخ و سپید رنگ کے ساڑھے چھ فٹ قد کے تھے۔ آنکھوں میں نیلاہٹ تھی سادگی اور خاموشی ان کی امتیازی خاصیت تھی۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہ راجعون۔

مختلف مقامات پر معززین کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

(۱) — صوبہ تامل ناڈو میں جب بھی نئے گورنر مقرر ہو کر تشریف لاتے ہیں تو جماعت احمدیہ کی طرف سے اُن کی خدمت میں تبلیغی نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کئے جاتے رہے ہیں۔

اب شری موہن لال سوکھا دیا صاحب صوبہ تامل ناڈو کے نئے گورنر مقرر ہو کر تشریف لائے تو خاکسار نے اُن کو مبارکبادی عرض کرتے ہوئے چٹھی لکھی اور اُن سے ملاقات کے لئے وقت طلب کیا۔

آنجناب نے ازراہ کرم ملاقات کے لئے مورخہ ۲؍نومبر ۱۹۷۶ء شام کے ۶ بجے کا وقت مقرر کرتے ہوئے خاکسار کو مطلع فرمایا۔

چنانچہ وقت مقررہ پر خاکسار مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر مکرم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ اور مکرم محمد رفیع احمد صاحب پر مشتمل جماعت کا ایک وفد محترم گورنر صاحب سے ملنے کے لئے راج بھون گیا۔ ہمیں دیکھ کر آپ نے آداب عرض کرتے ہوئے ہر ایک سے مصافحہ کیا اور تعارف حاصل کیا۔ اس کے بعد اپنے ساتھ سب کو بٹھایا۔ اُس وقت خاکسار نے قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور دیگر لٹریچر پیش کیا۔

اس تحفہ کو احترام کے ساتھ قبول کرتے ہوئے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور جماعت کا بہت بہت شکریہ ادا فرمایا۔

اس کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے ایک سپاسنامہ پیش کیا اس میں سب سے پہلے آپ کے گورنر ہو کر مقرر ہونے پر مبارکبادی پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ اس کے بعد بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کی عالمگیر حیثیت کی تفصیل بیان کی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ دنیا میں وہ جس حکومت کے زیر سایہ آباد ہے اس کے ساتھ مکمل وفاداری اور تابعداری کے ساتھ ہر ممکن تعاون دے رہی ہے۔ اور جماعت کی تاریخ میں کوئی بھی ایسا واقعہ پیش نہیں کر سکتا کہ کسی حکومت کے خلاف اس نے کسی قسم کی حرکت میں حصہ لیا ہو۔

نیز اسی سپاسنامہ میں محترمہ وزیر اعظم حکومت ہند کی ۲۰ نکاتی اقتصادی پالیسی کے ساتھ مکمل تعاون کے متعلق مرکز قادیان کی طرف سے جاری کردہ یقین دہانی کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔

سب سے آخر میں جماعت ہائے تامل ناڈو کے بعض مسائل کا ذکر کیا گیا تھا۔ آنجناب گورنر صاحب نے یہ سپاسنامہ پورا مطالعہ فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور تامل ناڈو کی جماعتوں کے متعلق مختلف امور دریافت فرمائے۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ملاقات بہت کامیاب رہی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج تامل ناڈو۔

(۲) — مجاہد آزادی ہند سردار بھگت سنگھ شہید قوم کے بھائی جناب سردار کلتار سنگھ صاحب جو ان دنوں ریاست اتر پردیش کے وزارت خوراک کے اعلیٰ و معزز عہدہ پر فائز ہیں۔ اور ملک و قوم کی خدمت عمدہ رنگ میں ادا فرما رہے ہیں یادگیر کے مقبول رہنما جناب وشوا ناتھ ریڈی صاحب کی دعوت پر مورخہ ۸؍۱۱ کو یادگیر تشریف لائے۔ اور اُسی روز ایک کثیر مجمع میں انکی خدمت میں احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔ جسے آپ نے خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔ ان کے ہمراہ ایک اور معزز شخصیت جناب راج گرو صاحب کی بھی تھی۔ ان کی بھی گلپوشی کی اور لٹریچر بطور تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ صاحب موصوف نے بھی خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہر ایسے موقع پر خدا تعالیٰ جماعت کو یہ توفیق دیتا ہے کہ وہ توحید کا پیغام اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کے احکامات ایسے معزز اور قوم و ملت کے سرتاج تک پہنچاتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اشاعت اسلام کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

درخواست دُعا: — برادرم کرم اصغر علی صاحب آف پینگاڈی حال ابو ظہبی اپنی صحت و تندرستی اور روزگار میں برکت کے لئے جملہ احباب جماعت سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

خاکسار عنایت اللہ بھدرواہی

ولادت

برادرم مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاں مورخہ ۷؍۱۱ کو لڑکی تولد ہوئی ہے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

از افادات وتبرکات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

عید الاضحیہ کی قربانیاں

احباب اصل روح کی طرف توجہ دیں

عید الاضحیہ بالکل قریب آگئی ہے اس عید پر اکثر مسلمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ارشاد کے مطابق حسب توفیق قربانیاں دیتے ہیں کوئی بکرے کی قربانی دیتا ہے کوئی بھیڑ کی کوئی دنبے کی اور کوئی دوسروں کی اشتراک کے ساتھ گائے یا اونٹ کی قربانی دیتا ہے اور یہ سب قربانیاں ایک بڑی نیکی کا فعل ہیں جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنت کو زندہ رکھنا مقصود ہے مگر ہمارے بھائیوں کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ قربانیاں صرف ایک ظاہری علامت کے طور پر ہیں اور اس عید کی اصل روح جان و مال اور دل کی کمزوریوں کی قربانی سے تعلق رکھتی ہے پس اس مبارک دن کے موقعہ پر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے نفسوں کو بیدار کرکے مندرجہ ذیل تین قربانیوں کی طرف خاص توجہ دیں۔

اوّل وہ جان کی قربانی کریں جو عید الاضحیہ کی قربانی کا مرکزی نقطہ ہے جس کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی سے ہوا جو انہوں نے اپنے جگر گوشہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کی صورت میں پیش کی اور جو بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں ذبح عظیم بن کر ظاہر ہوئی جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی پس ہمارے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ عید الاضحیہ کی ظاہری اور مادی قربانیوں کے وقت اس کی اندرونی روح کی طرف خیال رکھتے ہوئے اپنے نفسوں کی قربانی پیش کریں اور یہ دو طرح سے ہوسکتی ہے۔

(الف) وہ اپنے آپ کو خدمت دین میں لگائیں اور اپنے وقت کا ایک معقول حصہ دین کی خدمت میں خرچ کریں خواہ وہ اصلاح و ارشاد کی صورت میں ہو یا جماعتی تربیت کی صورت میں یا جماعت کے دیگر کاموں میں حصہ لینے کی صورت ہو اور جن کے لئے ممکن ہو وہ اپنے آپ کو وقف جدید کے سلسلہ میں پیش کریں۔

(ب) وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی بھی قربانی پیش کریں یعنی ان کی اولاد میں سے جو بچے وقف ہوسکیں انہیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کریں حتیٰ کہ سلسلہ کے تمام کارکن وقف شدہ ہو جائیں اور جو بچے وقف نہ ہوسکیں ان کو تلقین کریں اور ان کی نگرانی رکھیں کہ وہ بھی اپنے اوقات کا ایک معقول حصہ لازماً دین کی خدمت اور جماعتی کاموں میں لگایا کریں۔

اس تعلق میں دوستوں کو یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کے متعلق جو یہ فرمایا تھا کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً اس میں بھی اسی لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ یہ بچہ زندہ رہتا تو وہ دین کی خدمت کے لئے کلیتہً وقف ہوتا جیسا کہ سارے انبیاء ہی وقف ہوا کرتے ہیں۔

دوم وہ مال کی قربانی بھی کریں جو اس زمانہ کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ دینی لٹریچر کی اشاعت اور تبلیغی مراکز کا قیام اور مبلغوں اور معلّموں اور محصلوں کے معاوضہ اور دیگر جماعتی کارکنوں کی تنخواہیں اور مہمان نوازی اور غرباء کی امداد وغیرہ سب ایسے کام ہیں جن کے لئے روپے کی ضرورت ہے پس عید الاضحیہ کی قربانی جماعت پر یہ بھاری ذمہ داری بھی ڈالتی ہے کہ وہ دین کی خاطر مالی قربانی کے لئے استادہ ہو جائیں چندہ نہ دینے والے آئندہ با قاعدہ چندہ دیں شرح سے کم دینے والے اپنا چندہ بڑھا کر شرح کے مطابق کر دیں تحریک جدید کے چندوں میں کوتاہی کرنے والے اپنی سستی دور کریں (کیونکہ یہ چندہ وہ ہے جس پر تمام بیرونی ممالک کی تبلیغ کا دارومدار ہے) وصیت کی طرف سے غفلت برتنے والے اس بابرکت نظام کی اہمیت کو سمجھیں وغیرہ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ذوالقرنین والی آیات کی تشریح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہے اُس میں زبر الحدید (لوہے کے ٹکڑوں) سے چندہ ہی مراد ہے۔

سوم ایک اور قربانی بھی میرے خیال میں نہایت اہم ہے اور وہ جماعتی اتحاد سے تعلق رکھتی ہے قرآن مجید مومنوں کی جماعت سے متعلق بُنیان مرصوص کے الفاظ استعمال فرماتا ہے یعنی ایسی دیوار جس کی درزیں پگھلے ہوئے سیسے سے اس طرح بھری جائیں کہ اس میں کوئی رخنہ باقی نہ رہے اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شذّ شُذّ فی النّار یعنی جس شخص نے جماعت کے اتحاد میں رخنہ پیدا کیا وہ آگ میں ڈالا جائیگا۔ یہی تیسری قربانی جس کی طرف میں اس موقعہ پر احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ذاتی رنجشوں اور باہم شکررنجیوں کی قربانی ہے ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اس خبیث مادہ کو ایسی چھری سے ذبح کردیں کہ وہ پھر کبھی اُٹھنے نہ پائے۔ میں دیکھتا ہوں اور سُنتا ہوں کہ بعض افراد اور بعض مقامی جماعتوں کو یہ گندہ مواد گھن کی طرح کھا رہا ہے اور انکے کام کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔

پس آؤ کہ آج کے دن جب کہ دنیا بھر کے مسلمان خدا کے رستہ میں جانور ذبح کر رہے ہیں ہم اپنے نفوس کے اس اندرونی شیطان کو بھی ذبح کردیں ورنہ قرآنی محاورہ کے مطابق ہماری ہنڈھی ہوا بگڑ جائیگی

یہ وہ تین قربانیاں ہیں جنکی طرف میں اس موقعہ پر اپنے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میری اس آواز پر لبیک کہینگے تا احمدیت کا مقصد پورا ہو اور اسلام کا بول بالا ہو اور ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام چار اکناف عالم میں اس طرح گونجے کہ بس ساری فضاء اس سے بھر جائے خدا کرے ایسا ہی ہو۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(از تربیتی مضامین ص ۸۵ تا ۸۸ شائع کردہ تالیف پبلشرز ربوہ)

(مرسلہ مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب آف کلکتہ)

اخبارِ قادیان

•— مورخہ ۱۹-۱۱-۷۶ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ۲۱-۱۱-۷۶ کو حسب سابق جنرل وقار عمل منایا گیا۔

•— مکرم سید شریف شاہ صاحب درویش کی آنکھوں میں موتیا بند کا اپریشن ہو چکا ہے اور موصوف تاحال امرتسر سرکاری ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ صحتِ کاملہ کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

•— عزیز عبد الرشید بدر تاحال مینٹل ہسپتال امرتسر میں زیرِ علاج ہے۔ اور تاحال نمایاں افاقہ نہیں ہوا۔ احبابِ جماعت عزیز کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

•— مورخہ ۱۹-۱۱-۷۶ کو مکرم عبد الرقیب ولی صاحب آف امریکہ نے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور چند درویشان کو مدعو کر کے دعوتِ ولیمہ کی۔

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۲-۱۰-۷۶ کو عثمان آباد میں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نقیل کی شادی خانہ آبادی کی تقریب عمل میں آئی۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر موصوف کے نکاح کا اعلان مکرمہ عذرا بیگم صاحبہ بنت مکرم عبد المجید صاحب آف عثمان آباد کے ساتھ ہو چکا تھا۔ مورخہ ۲۵ اکتوبر کو یادگیر میں مولوی مظفر احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

فریقین نے ۲۰/- روپے درویش فنڈ میں ۲۰/- روپے نشر و اشاعت میں ۱۰/- روپے اعانت بدر میں اور ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ جماعتِ احمدیہ یادگیر۔

درخواستِ دُعا مکرم یو موید و صاحب سکنہ کوڈالی کیرالہ نے تحریر کیا ہے کہ ان کا بیٹا محمد سلیم لبنان میں حفاظتی فوج میں کام کر رہا ہے۔ اس کی صحت وسلامتی کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ انہوں نے درویش فنڈ کی مدمیں ۲۵/- روپیہ بھی ارسال کئے ہیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۵۲ - میں جے میر عطاالرحمٰن ولد مکرم میر عبدالجلیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ موٹر سروس عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن شیموگہ۔ ڈاکخانہ شیموگہ۔ ضلع شیموگہ۔ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۶-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) - میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد تقریباً ایک لاکھ روپے ہے یہ اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۲) اس وقت میرا گزارہ بذریعہ موٹر سروس جس سے اندازاً تین صد روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور تا زندگی اپنی ماہوار آمد کے مطابق حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد - جے میر عطاالرحمٰن۔ گواہ شد - سید منظور جماعت احمدیہ شیموگہ۔ گواہ شد - فیض احمد مبلغ۔

وصیت نمبر ۱۴۲۵۳ - میں ٹی کے سلیمان ولد مکرم وی پی مکی - قوم احمدی - پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال - پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ملا بار - حال بمبئی - ڈاکخانہ نوڈالی - ضلع کنانور - صوبہ کیرالہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے - (۱) ایک مکان سکونتی مع زمین واقعہ کوڈالی اندازاً قیمت چھیاسٹھ ہزار ۶۶۰۰۰/- ہے (۲) ایک قطعہ زمین رقبہ (ایک ایکڑ ساٹھ سینٹ) ۱.۶۰ اسینٹ اندازاً قیمت اٹھارہ ہزار ۱۸۰۰۰/- روپیہ -

جس کی کل قیمت ۸۴۰۰۰/- روپے ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا - اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - لیکن میرا گزارا صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۶۵۰/- روپے ماہوار ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی اور روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا -

العبد - ٹی کے سلیمان - گواہ شد - شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی - گواہ شد - وی محمد عثمان ابن ٹی کے سلیمان - گواہ شد - وی محمد علی ابن ٹی کے سلیمان -

---

وصیت نمبر ۱۴۲۵۴ - میں سید انجاز حسن ولد جناب سید زین العابدین صاحب - قوم سید پیشہ پرائیویٹ پریکٹس - عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن موضع کامنہ - ڈاکخانہ کشن گنج - ضلع کوٹہ - صوبہ راجستھان - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ وفاء (جولائی) ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے - میں اس وقت پرائیویٹ پریکٹس کرتا ہوں - جس سے تین صد روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے - جس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اگر اس کے بعد آمد کی کوئی صورت پیدا ہو یا میں کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

العبد - انجاز حسن - گواہ شد - مرزا محمد اطہر بیگ - گواہ شد - خورشید احمد انور -

---

وصیت نمبر ۱۴۲۵۵ - میں شیخ عالمگیر ولد مکرم شیخ سعدی مانی صاحب - قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۲ء ساکن شمس آباد ڈاکخانہ شمس آباد ضلع مدناپور صوبہ مغربی بنگال - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۷-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے - اس وقت میں کلکتہ میں خادم مسجد احمدیہ کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہوں - جس سے مجھے ۱۳۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور اگر کوئی جائیداد آج کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - اور میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - انشاءاللہ -

العبد - شیخ عالمگیر - گواہ شد - سلطان احمد ظفر مبلغ - گواہ شد - محمد نور عالم احمدی سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۴۲۵۶ - میں نزہت طیبہ البشریٰ بنت مکرم بشیر احمد صاحب نہار - قوم جٹ نہار پیشہ خانہ داری - عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں - صرف مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس کے علاوہ اگر اپنی زندگی میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز میں کرتی رہوں گی - اور اس آمد پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الادنہ - نزہت طیبہ البشریٰ - گواہ شد - بشیر احمد نہار والد موصیہ - گواہ شد - قاضی عبدالحمید درویش -

---

وصیت نمبر ۱۴۲۵۷ - میں راشدہ منصورہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب نہار قوم جٹ نہار - پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی - ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور - صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں - مجھے اس وقت میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں - میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس کے علاوہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز سیکرٹری بہشتی مقبرہ کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی میری مندرجہ بالا وصیت ۱/۱۰ حصہ کی حاوی ہوگی - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

الاحقر - راشدہ منصورہ - گواہ شد - بشیر احمد نہار والد موصیہ - گواہ شد - قاضی عبدالحمید درویش

وصیت نمبر ۱۴۲۵۸ - میں مبارک احمد بٹ ولد مکرم ولی محمد صاحب بٹ - قوم بٹ پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان - عمر ولادت ۱۹۵۱ء - پیدائشی احمدی ساکن رگھو نگر - ڈاکخانہ رام نگری - ضلع اسلام آباد - صوبہ کشمیر - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ظہور (اگست) ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میرا مشاہرہ اس وقت ۱۸۲/- روپے اور قحط الاؤنس ۲۵/- روپے ماہوار ہے میری ذاتی جائیداد مختلف اشیاء پر مشتمل ہے - جن کی مجموعی قیمت تین صد روپیہ ہوگی - میں اس مشاہرہ اور جائیداد منقولہ کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں -

میری یہ وصیت آئندہ بڑھتی ہوئی آمد اور جائیداد پر جو میں آئندہ پیدا کر سکوں۔ اور عندالوفات ثابت ہو، حادی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

منظور احمد گجراتی بی اے کارکن تحریک جدید — مبارک احمد بٹ — سید بدرالدین احمد انسپکٹر وقف جدید قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۵۹ :-

میں سید اسمٰعیل ولد سید عبداللطیف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چل کل گوڑہ ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے ۲۔ اس وقت میری ماہوار آمد صرف دس روپے ہے جو میرا پوتا مجھے بطور جیب خرچ کے دیتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں نیز میری وفات پر اگر کوئی متروکہ ثابت ہوا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری کوئی زائد آمد ہو تو اس کی اطلاع بھی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دوں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری وصیت حادی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد : — العبد (دستخط موصی) — گواہ شد :

صالح محمد الہ دین صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد — S. Ismail Chikalguda. — یوسف احمد الہ دین سیکرٹری مال سکندرآباد

عورتوں کے حقوق اور اسلام (بقیہ صفحہ ۲)

تباہ برباد کرنا۔ اور عزت و احترام کے اصل مرتبہ سے اپنے آپ کو خود ہی گرا کر مردوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنا دینا — !!

ایک موقع پر ہم نے اپنی کالموں میں لکھا تھا کہ جو لوگ عورتوں کو ان کے حقوق دلانے اور ان کے مقام و مرتبہ کو معاشرہ میں قائم کرنے کے دل سے حامی ہیں وہ اگر کچھ اور نہیں کر سکتے تو کم سے کم یہ تو کریں کہ عورت کو اشتہار بازی کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ آپ مغربی ممالک سے مشرقی ممالک تک بڑے اور چھوٹے شہروں میں گھوم جائیں آپ دیکھیں گے کہ صرف دکانوں پر ہی عورت کو اشتہار بازی کا منافع بخش ذریعہ نہیں قرار دیا گیا بلکہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبارات میں بھی اس صنفِ نازک کو عجیب عجیب پوزوں میں محض اس لئے دکھایا جاتا ہے کہ عورت کی تصویر سے تاجر اپنے مال کو فروخت کرنے میں وہ مدد لے سکتا ہے جو اس کے بغیر شاید ممکن نہ ہو۔ اس سلسلہ میں بڑا ظلم تو خود طبقۂ نسواں ہی اپنے اوپر کر رہا ہے کیونکہ انہیں میں سے ایسی سر پھری نوجوان حسینائیں بھی نکل آتی ہیں جو ماڈل گرلز کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے مطلق شرماتی نہیں اور عریاں لباس میں کیمرہ کے سامنے آنے کو اپنے لئے ہتک عزت کی بجائے فخر و اعزاز کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ اس صورت حال میں اگر کوئی حکومت عورت کی استحصالی صورت کو ختم کرنا بھی چاہے تو اس کا حصول نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن سی بات ہے — !

منقولات

پاکستان کی حقوقِ نسواں کمیٹی کی سفارشات غیر اسلامی

مذہبی علماء کی طرف سے شدید تنقید!

مندرجہ عنوان سے اخبار الجمعیۃ میں سماچار کی جو تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے، ذیل میں قارئین بدر کے علمی استفادہ کے لئے شائع کی جارہی ہے۔ حقوقِ نسواں اور اسلام کے موضوع پر ہمارا نقطۂ نظر اسی پرچہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے — ایڈیٹر بدر

"نئی دہلی ۷ نومبر (سماچار) حکومت پاکستان کی جانب سے مقرر کردہ کمیٹی برائے حقوق خواتین کی سفارشات کی اشاعت کے بعد پاکستان میں عورتوں کے مساوی حقوق کا سوال بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار خاں کی سربراہی میں اس کمیٹی نے دوسری باتوں کے علاوہ سفارش کی ہے کہ خواتین کو اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ عدالت میں طلاق حاصل کر سکیں۔ کمیٹی نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ طلاق یافتہ کو اپنے شوہر کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کا آٹھواں حصہ ملنا چاہیئے۔

مذہبی حلقوں نے ان سفارشات کو غیر اسلامی قرار دیکر ان کی مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ آئین کی اس یقین دہانی کی خلاف ورزی کرتی ہیں کہ پاکستان میں اسلامی شریعت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا۔ نیشنل اسمبلی میں ترجمان مخالف کے رہنما اور جمعیۃ العلماء اسلام کے سربراہ مولانا مفتی محمود نے ان سفارشات کو یکسر رد کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ یہ قرآن کریم اور سنتِ رسول کے منافی ہیں۔

انہوں نے اور سفارشات کے دوسرے ناقدین نے دعویٰ کیا ہے کہ اسلام میں صرف مرد کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے سندھ اسمبلی میں حزب مخالف کے رہنما پروفیسر شاہ فریدالحق (جنکا تعلق جمعیۃ العلمائے پاکستان سے ہے) نے اس تجویز پر گہرے صدمے کا اظہار کیا ہے کہ اسلامی پاکستان میں مردوں اور عورتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ کراچی کے اخبار "جنگ" نے ان کا بیان شائع کیا ہے کہ اگر خواتین کے حقوق کی حفاظت اسطرح سے ہوتی ہے کہ اخبار میں ان کی تصاویر شائع کرکے ان کے چہرہ اور جسم کی نمائش کیجائے۔ اور اس بات کی خواہش کیجائے کہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں، تو خدا اس قوم پر رحم کرے۔" انہوں نے کہا کہ مغربی طرز کا انقلاب لانیکی حکومت کی کوشش ایک مسلم معاشرے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اخبار "نوائے وقت" نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اگر خواتین کو مساوی حقوق حاصل ہوگئے تو مردوں کیلئے روزگار حاصل کرنا مشکل ہو جائیگا۔ نتیجہ طور پر لڑکیوں کے لئے شادی کے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔

کمیٹی کی سفارشات پر پاکستان کے مذہبی امور کے وزیر مولانا کوثر نیازی نے بھی تنقید کی ہے۔ وزیر موصوف پاکستان پیوپلز پارٹی میں دائیں بازو کے عناصر کی نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم نے عورت کو طلاق کا حق نہیں دیا ہے اور یہ سفارش بھی کہ مطلقہ خاتون کو شوہر کی جائیداد کا آٹھواں حصہ ملنا چاہیئے، اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے اس لئے ایسی سفارشات کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

بہرحال اس بات کے امکانات ہیں کہ معمولی تبدیلیوں کیساتھ حکومت پاکستان ان سفارشات کو منظور کرے گی کیونکہ وزیراعظم بھٹو کی حکومت کا وعدہ ہے کہ وہ خواتین کو بے توجہی اور استحصالی صورت حال سے نجات دلائیگی۔ کیونکہ خواتین ملک کی آبادی کا نصف حصہ ہیں۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ خواتین کی غیر مساوی حالت غیر اسلامی ہے کیونکہ خدا نے سب انسانوں کو برابر بنایا ہے۔ آئین میں جنس کی بنیاد پر کسی قسم کے امتیاز کی ممانعت کی گئی ہے۔

اخبار "جنگ" کے مطابق کمیٹی کے چیرمین مسٹر یحییٰ بختیار خاں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ کمیٹی کی سفارشات میں کوئی غیر اسلامی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا فیصلہ ہے کہ وہ پوری طرح ان حقوق کو بحال کرے گی جو اسلام نے خواتین کو بخشے ہیں۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸/۱۱/۷۶ ص ۱)

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 Second main Road,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO 76360.

سینگ اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد بھی رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ :-

THE KERALA HORNS
EMPORIUM
TC.38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE :- "CRESCENT"

جلسہ سالانہ قادیان کی تبدیل شدہ تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ ردسمبر ۱۹۷۶ء فتح ۱۳۵۵ ہش

انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ راپریل ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے لہٰذا اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال (مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء) کے لئے جملہ عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا کی منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کر کے اس کی مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرض ضروری کارروائی بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کردہ قواعد و ضوابط کی ایک کاپی بذریعہ ڈاک جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد و ضوابط کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور وقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) نیز مجلس مشاورت ۴۹ ۱۳ہش (۱۹۷۰ء) کے فیصلہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان انتخابات میں مندرجہ ذیل امور کو بھی ملحوظ رکھا جائے :-

(الف) موجودہ امراء اور صدر صاحبان کے نام صرف اسی صورت میں دوبارہ پیش ہو سکیں گے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصدی احباب کے لئے قرآن کریم کے پڑھانے کا انتظام کر دیا گیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداران جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتے ہوں۔ بصورت دیگر ان کا نام کسی عہدہ کیلئے پیش نہیں ہو سکے گا۔

(۳) نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ آئندہ سہ سالہ انتخابات کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات اور سابقہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں انتخابات کی کارروائی کی تکمیل کریں گے آئٹم نمبر ۲ میں مندرجہ ارشادات قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے اخبار بدر کی اشاعتوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ لہٰذا بوقت انتخاب، ان ارشادات کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

نوٹ :- مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال و انسپکٹران تحریک جدید و وقف جدید سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں جس جماعت میں جائیں، ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کرائیں گے۔ ان کو خود انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت نہیں۔ ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسب قواعد ہو رہی ہے۔ اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی خلاف قاعدہ کارروائی ہو تو صدر اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلا سکتے ہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے ——— لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرکزی مساجد، اقصیٰ و مبارک کیلئے

دریاں

قادیان کی مرکزی مساجد (اقصیٰ و مبارک) کے لئے ۲۵ × ۴ (پچیس فٹ لمبی۔ چار فٹ چوڑی) پچاس (۵۰) عدد دریاں مطلوب ہیں۔ ایک دری کی خرید پر ایک سو تیس -/۱۳۰ روپے خرچ آتے ہیں۔ دریاں جائے نماز کے نقش والی ہوتی ہیں استطاعت رکھنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر کوئی دوست پوری دریاں یا اُن کی قیمت دے سکتے ہوں۔ یا احباب ایک ایک۔ دو دو یا کچھ دریاں لے کر دے سکتے ہوں۔ یا کچھ دوست مل کر ایک یا دو دریوں کے لئے رقم دے سکتے ہوں۔ تو ایسی تمام رقوم دریوں کی خرید کے لئے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں اور تصریح کر دیں کہ یہ رقم خرید دریوں کے لئے ہے تاکہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مساجد میں نمازیوں کے لئے دریوں کا انتظام کر دیا جائے۔

مرزا وسیم احمد

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں !

حسبِ سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے کرنے سے آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں، وہ فی جانور -/۱۵۰ روپے کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا اہتمام کیا جا سکے۔ اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیل زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کروا دی جائے اور رقم بعد میں ارسال کر دی جائے گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہتے ہوں، وہ فوری طور پر اطلاع دیں تا اُن کی سیٹیں یا برتھ حسب حالات ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے :-

(۱) تاریخ واپسی (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (۴) نام سفر کنندہ (۵) جنس (یعنی مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی) (۶) عمر (۷) پورا یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سفر کو موجب برکت بنائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان